تبرکات و نوادر

حضرت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ صاحب رح مہاجر مکیؒ

اس عنوان کے تحت اکابرین اور مشاہیر ملک و ملت اہل علم و ارباب تقویٰ کے غیر مطبوعہ یا نادر مکاتیب پیش کئے جائیں گے۔ ذیل میں حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمۃ مہاجر مکی کا ایک مکتوب شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ مکتوب اور بعض دیگر اکابر کے مکتوبات دیکھنے کا شرف مجھے پچھلے سال ۱۹۶۴ء قیام مدینہ طیبہ کے دوران مولانا انعام کریم صاحب کے ہاں حاصل ہوا۔ انہوں نے اس کے نقول بھی عنایت فرمائے۔ مولانا مرحوم حضرت شیخ الہند علیہ الرحمۃ کے قریبی عزیز، مدرسۃ الشرعیہ مدینہ منورہ کے ناظم اور اخلاق و دیانت کی تصویر ہیں۔ آئندہ اس عنوان سے حضرت نانوتویؒ حضرت گنگوہیؒ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ و دیگر حضرات اکابر کے غیر مطبوعہ خطوط پیش ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ ۔۔۔ (سمیع)

از مکہ معظمہ حارۃ الباسط

۲۵ رجادی الاول ۱۳۱۱ھ

از فقیر امداد اللہ عفی عنہ

بخدمت سراپا مجد و سنجا عالی شریعت و طریقت جناب نواب محمود علی خان صاحب۔ متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جب سے آپ تشریف لے گئے ہیں دل کو بہت قلق ہے۔ امید ہے کہ بفضلہٖ تعالےٰ آپ مع الخیر والعافیت اپنے وطن پہنچ کر اپنے فرزندان و عزیزان و اقارب کے دیدار سے مسرور و شاد کام ہوتے ہوں گے۔ آپ بہت جلد اپنے مزاج مبارک کی خیریت و حالات سفر و دیگر حالات سے سرفراز فرما دیں۔ چونکہ فقیر کو آپ سے محبت للہ ہے لہٰذا (الدین النصیحۃ)

بڑی خیر خواہی دین کی ہے۔ اس سے خیر خواہانہ تحریر ہوتا ہے۔ آپ اپنی ریاست کا انتظام اور حقداروں کے اداے حقوق کا بندوبست اس طرح سے کرکے یہاں تشریف لاویں کہ آپ کو کچھ تشویش نہ رہے۔ کیونکہ جب تک قلب تعلقات و تشویشات دنیاوی میں مشغول رہے گا عبادت و طاعت کی لذت و حلاوت ہرگز نہ ملے گی ۔ بلکہ جب تک دل ماسوی اللہ سے پاک وصاف نہ ہوگا۔ تب تک نہ سچی توحید حاصل ہوگی۔ اور نہ جمال مبارک حق آئینہ دل میں مشاہدہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ نے بندہ کو ایک ہی قلب مخصوص اپنے واسطے عطا کیا ہے۔ کوئی دوسرا دل نہیں ہے۔ کہ اس میں دوسرے تعلقات و مشاغل کو جگہ ہو حرمین میں رہکر دل کو امور و مشاغل ہند میں مشغول رکھنا اس سے بہتر یہ ہے کہ ہند میں رہکر دل کو حرمین شریفین کی طرف متوجہ رکھنا۔ کیونکہ حقیقت ہجرت قلب سے ہے۔ اگر قلب ہند میں رہا اور صرف ظاہری جسم حرمین شریفین میں رہا تو یہ ہجرت حقیقی نہ ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عمل معتبر ہے قلب کا۔ (ان اللّٰہ ینظر الی قلوبکم ولا ینظر الی صورکم) اصل ہجرت تو یہ ہے کہ اللہ کے واسطے اللہ کے سوا سب کو چھوڑ کر صرف اللہ کا ہو رہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو اسقدر تو ضرور ہے۔ کہ آپ کو اپنی اولاد و اموال اور ریاست اور سب کاموں کو اللہ تعالےٰ کی وکالت میں سپرد کرکے خود تدبیر و بندوبست سے فارغ ہو جائیے۔ جب اللہ قادر رحیم و کریم و علیم کو اپنا وکیل کارساز بنا دیا تو بندہ عاجز ناکس کا محتاج نہ رہے گا۔ جب تک اللہ و رسول کی محبت سب چیزوں پر غالب نہ ہوگی اور امور دینی امور دنیا یعنی باقی فانی پر غالب نہ ہو جائیں گے تب تک بندہ کا ایمان پورا نہیں ہونے کا ۔

مسلمانوں کو کامل مسلمان ہونے کی کوشش و فکر تو سب پر مقدم و فرض ہے۔ بس اپنے متعلق کوئی جھگڑا و تعلق دنیاوی نہ رکھیں جب سب اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دئے اور عقبیٰ کو مقدم کر دیا تو سب کام درست و ٹھیک ہو گئے۔ دنیا فانی ملازم و رعایا کی عزت کرکے اسکی دیانت اور ہمت بڑھاتے ہیں۔ ظاہر ہے اگر دیانت دار اور غیر دیانت دار کے ساتھ ایک سا سلوک ہوگا تو دیانت دار کی ہمت اس کی خیر خواہی کی طرف سست ہو جائے گی۔ پھر تو سب کام خراب ہو جاویں گے۔ مسلمان رئیسوں کی زیادہ خرابی اس سے ہوئی کہ انہوں نے اہل نااہل میں تمیز نہ کی اور بہت رئیسوں نے جان بھی لیا کہ فلاں شخص عاقل و دیانت دار ہے۔ مگر تکبر یا بدعقلی کی وجہ سے اس کی قدر نہیں کرتے۔ بعضوں کو یہ خبط ہے۔ کہ اگر ہم اس کی تعریف

کریں گے یا ترقی کریں گے تو یہ خراب ہو جاویں گے۔ نعوذ باللہ اپنے عقل کو اسرار شریعت سے بھی بڑھ کر سمجھنے لگے ـــــ فقیر نے بارہا دیکھا ہے کہ دیانت دار کو خائن خود رئیس کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ملازم نے اپنی اوقات کو تو اپنے آقا کے ہاتھ اپنی رفع حوائج کے واسطے بیچ ڈالا جب آقا کو اپنے ملازم کی حاجات وضروریات کا خیال نہ ہوگا۔ مثلاً اس کی حیثیت کے موافق اس کی رفع حاجت پچاس میں ہو اور وہ پچیس دے تو ملازم اور حاجتوں کو کہاں سے پورا کرے۔ آخر وہ خیانت کی طرف مجبور ہوگا۔ پس اس میں اللہ و رسول کے قانون کے مطابق کارروائی ہونے سے سب امور ٹھیک ہوتے ہیں ـــــ

عزیزم مولوی منور علی سلمہ کو ان کے مکان پر بتاکید لکھ بھیج دیجئے اور عزیزم مولوی رشید احمد صاحب سلمہ یا دیگر برادران طریقت جیسے عزیزم مولوی محمد انوار اللہ صاحب وغیرہ سے آپ ملیں تو بہت خوب ہے۔ آپس میں ملنے سے اپنی جماعت میں محبت و اتحاد و اتفاق کی ترقی ہوتی ہے۔ آپ بھی کوشش و ہمت کریں کہ فقیر کی جماعت علماء میں موافقت و اتحاد کی ترقی ہو۔ للّٰہی محبت کی فضیلت کا کچھ حد و حساب نہیں۔ آپ کی رباط شامیہ میں چند دنوں سے پانی اور روشنی موقوف ہے۔ الحمد للہ کہ آپ کی طرف سے بہت جگہوں پر بڑی فیاضی سے سبیل وغیرہ جاری ہے، یہاں پانی دینا اور جگہ سے افضل ہے۔ انتظام کیوقت قاری احمد صاحب بھی خیال رہے۔ بلکہ حرمین شریفین میں جن جن کا مقرر ہے ان سب کو متعلق ریاست کے کر دیجئے کہ سب کو وہیں سے آجاوے۔ آپ کو کوئی طلب اور تقاضا کرنے میں تشویش میں نہ ڈالے ـــــ فقط

صلاح الدین ایوبیؒ کا جذبۂ جہاد

قاضی ابن شدادؒ کہتے ہیں کہ سلطان کو جہاد سے عشق تھا۔ جہاد کی محبت اور جہاد کا عشق ان کے رگ و ریشہ میں سما گیا تھا۔ اور ان کے قلب و دماغ پر چھا گیا تھا۔ اس عاشقانہ کیفیت اور دردمندی کا حال بقول ابن شداد یہ تھا ـــــ "میدان جنگ میں سلطان کی کیفیت ایک ایسی غمزدہ ماں کی سی ہوتی تھی جس نے اپنے اکلوتے بچے کا داغ اٹھایا ہو۔ وہ ایک صف سے دوسری صف تک گھوڑے پر دوڑتے پھرتے اور لوگوں کو جہاد کی ترغیب دیتے خود ساری فوج میں گشت کرتے اور پکارتے "یا للاسلام" اسلام کی مدد کرو، آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ـــــ